ہنسی کے کر......تب!



گول مٹول لطیفے

ہنسیں، مسکرائیں، موج منائیں

ہنسی کے کرتب

مرتب:
محمد حسن چوئیاں

روبی پبلی کیشنز
دکان نمبر 13-الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور- فون: 042-7243301

کب سے

کمپنی کے معائنے کے دوران ڈائریکٹر نے ایک کلرک سے پوچھا۔

''آپ کب سے یہاں کام کررہے ہیں؟''

کلرک نے جواب دیا۔''جب سے آپ کو ہال میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے''۔

بے چارگی

ایک کلرک نے دفتر ٹیلی فون کر کے اپنے افسر کو بتایا۔

''سر! میں دفتر ایک ہفتے تک آفس نہیں آسکوں گا۔ پچھلی شب میری بیوی ٹانگ توڑ بیٹھی ہے''

افسر غرایا:''لیکن اس سے آپ ہفتہ بھر تک آفس کیوں نہیں آسکتے؟''

کلرک نے جواب دیا:

''آپ سمجھے نہیں سر۔ اس نے جو ٹانگ توڑی ہے وہ میری ہے''۔

آگہی

ٹیچر:''ندیم! فرض کرو تمہارے والد مجھ سے سو روپے ادھار لیتے ہیں اور ہر ماہ دس روپے ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں تو چھ ماہ بعد ان کے ذمے کتنا قرض باقی رہ جائے گا؟''

ندیم:''ستر روپے سر''۔

ٹیچر:''ندیم! حساب کتاب بالکل نہیں جانتے''۔

جمعہ والا شخص

ایک شخص اپنے بیوی بچوں سے دُور شہر کام کرتا تھا اور جمعہ کے جمعہ بچوں سے ملنے گھر آتا تھا۔ ایک جمعہ وہ جب اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس کا چھوٹا بچہ بھاگتا ہوا کمرے میں اپنی ماں کے پاس آیا اور سرگوشی میں بولا۔

''ماما! وہ جمعہ والا شخص پھر آیا ہے''۔

رازداری کی بات

''ڈیڈی! میں آپ سے یہ بات کہہ تو رہا ہوں لیکن ممی کو مت بتائیے گا۔ میرا خیال ہے، انہیں بچے پالنے نہیں آتے''۔

''تمہیں یہ خیال کیوں آیا بیٹا؟''

ہاتھ پھیرا اور ماجرا پوچھا۔
''میرا تمہاری بیوی کے ساتھ نباہ نہیں ہوسکتا۔ ڈیڈی''۔

برجستہ

تقریب کے اختتام پر گلوکار شہزاد رائے بچوں کو آٹو گراف دے رہے تھے۔ ایک بچی نے سوال پوچھا۔ ''شہزاد بھائی! آپ کا نام شہزاد رائے کیوں ہے ؟ کیا آپ ہر کسی کو رائے دیتے رہتے ہیں؟''
شہزاد روئے'' ROY ''۔ میرا نام ہے۔
''لو بھلا، شہزاد کیوں روئے، روئے تو وہ جو شہزاد کا گانا سنے۔'' بچی نے برجستہ کہا۔

انداز بیاں اپنا

ایک بچہ جو ٹی وی کا بے حد شوقین تھا اور ہر وقت اس کے ذہن پر ٹی وی سوار رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں کی طبیعت خراب تھی۔ اس کے سینے میں شدید درد تھا اور گلے میں تکلیف کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ دوپہر کو ابو نے ٹیلی فون کیا اور پوچھا۔
بیٹے! ''تمہاری امی کی طبیعت کیسی ہے؟''
بچے نے بستر پر لیٹی ماں کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''ابو تصویر تو ٹھیک ہے البتہ آواز خراب آ رہی ہے''۔

درمیانی راستہ

آٹھ سالہ پپو کو اسکول جانے کا بہت شوق تھا۔ جب کہ اس کی چھ سالہ بہن فرح کو اسکول سے نفرت تھی۔ اسکول سے آنے کے بعد بھی اپنی بہن سے فرمائش کرتا رہتا۔
''آؤ، اسکول اسکول کھیلیں'' لیکن وہ انکار کر دیتی۔
آخر ایک روز وہ مان گئی۔ ''ٹھیک ہے، اسکول اسکول کھیلتے ہیں لیکن میں اسکول سے غیر حاضر ہوں''۔

کروڑ پتی

ٹیچر نے کلاس کو مخاطب کیا اور کہا:
''کاغذ قلم اٹھاؤ اور ایک مضمون لکھو کہ اگر میں کروڑ پتی ہوتا؟''
عمران کے علاوہ سب لڑکے سر جھکا کر لکھنے لگے۔
''تم کیوں نہیں لکھ رہے''۔

عمران نے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے شان بے نیازی سے جواب دیا۔
''میں اپنی سیکرٹری کا انتظار کر رہا ہوں''۔

نقل

گلی میں شفقت صاحب کی ملاقات ہارون صاحب سے ہوئی تو شفقت صاحب بولے۔
''دیکھئے! میں کئی بار آپ سے شکایت کر چکا ہوں کہ آپ کا بیٹا میری نقل اتارتا ہے۔ جس طرح میں کرتا ہوں اسی طرح کرتا ہے آپ نے اسے سمجھایا نہیں''۔
''ناراض نہ ہوں شفقت صاحب!'' ہارون صاحب ملائمت سے بولے''۔
''میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ بے وقوفوں جیسی حرکتیں نہ کیا کرے''۔

مشابہت

نوزائیدہ بچے کو دیکھنے کے لئے خاندان کے تمام افراد اکٹھے کھڑے تھے۔ کسی نے کہا یہ اپنی ماں جیسا ہے، کوئی کہتا اس کا رنگ بالکل باپ جیسا ہے۔ کوئی بولا اس کی ناک اپنے نانا جیسی ہے۔ ایک چھوٹا بچہ یہ سب کچھ سن رہا تھا کہنے لگا۔
''امی! کاکے کے دانت تو بالکل دادا ابو کے دانتوں جیسے ہیں''۔

تیز ترین

ایک امریکی اور ایک پاکستانی بچے کے درمیان لفظی جنگ ہو رہی تھی۔ دونوں کا خیال تھا کہ اس کا باپ دنیا کا تیز ترین آدمی ہے۔
''دیکھو! امریکی بچے نے کہا'' میرا باپ ۵۰۰ گز دور نشانے پر فائر کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دوڑ پڑتا ہے۔ گولی کے نشانے تک پہنچنے سے پہلے وہ نشانے تک جا پہنچتا ہے''۔
''بس......!'' پاکستانی بچے نے کہا۔ ''میرا باپ سرکاری ملازم ہے۔
دفتر سے ان کی چھٹی چار بجے ہوتی ہے۔ چھٹی کرتے ہی وہ گھر لوٹتا ہے اور ساڑھے تین بجے گھر پہنچ جاتا ہے''۔

مدد

دو بچے فرنیچر اٹھانے میں اپنے باپ کی مدد کر رہے تھے۔ یکایک باپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کپڑوں کی الماری اٹھاتے ہوئے پسینے میں شرابور ہو رہا ہے۔ اس نے پوچھا۔ ''میں نے تو کہا تھا کہ الماری اٹھانے میں اپنے بھائی سے مدد لینا''۔
بچہ بولا۔ ''مدد تو وہ کر رہا ہے۔ وہ الماری کے اندر ہینگر سنبھالنے کھڑا ہے''۔

مشورہ

ایک صاحب نے ٹیلی فون کیا تو غلطی سے کسی جنرل اسٹور کا نمبر مل گیا۔ انہوں نے کال کرنا مناسب نہ سمجھا اور بولے۔ ''سوجی ہے آپ کے ہاں؟''

جی ہاں!

''چینی اور گھی بھی یقیناً ہوگا؟''

بالکل جناب تینوں اشیاء ہیں۔

دکاندار خوش ہو کر بولا، اور آرڈر کا منتظر تھا کہ دوسری طرف سے جواب ملا۔

''پھر آپ حلوہ کیوں نہیں پکا لیتے''۔

اطمینان

ایک صاحب ایک نہایت اناڑی حجام سے شیو بنوا کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فوراً ایک گلاس پانی طلب کیا وہ بری طرح کراہ رہے تھے۔

''اطمینان رکھیں جناب! آپ بے ہوش نہیں ہوں گے''

حجام نے پانی کا گلاس دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے بے ہوش ہونے کا اندیشہ نہیں''۔ وہ صاحب ہانپتے ہوئے بولے......

''میں تو یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ پانی میرے منہ میں رک سکے گا یا نہیں''۔

بے روزگاری کا حل

''بے روزگاری کا حل میرے پاس ہے'' ایک شخص نے کہنا شروع کیا۔

تمام مردوں کو ایک جزیرے میں اور تمام عورتوں کو دوسرے جزیرے میں بھیج دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ تمام مرد اور عورتیں کام میں لگ جائیں گے''۔

''وہ کیا کام کریں گے؟ کسی نے پوچھا۔

''وہ سب کشتیاں بنانا شروع کر دیں گے'' جواب ملا۔

ضد

جیل میں ایک مجرم نے دوسرے مجرم سے پوچھا۔

تمہیں کس جرم کی سزا ملی ہے؟

حکومت سے میری ضد چل رہی تھی۔

''کیا مطلب۔کیا تم کوئی لیڈر ہو'' پہلے قیدی نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں۔حکومت کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں بھی اس کی طرح کرنسی نوٹ چھاپوں''۔

آپ کو کیسے معلوم ہوا

مہمان، میزبان سے......کیا آپ کے گیسٹ روم کی چھت ٹپکتی ہے؟''

میزبان......جی ہاں۔مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

مہمان، جی وہ کل رات میں وہاں بیٹا سوپ پی رہا تھا جو پورے، دو گھنٹے میں ختم ہوا---

نیلی

ایک بوڑھے آدمی نے اپنے پرس میں اداکارہ نیلی کی تصویر رکھی ہوئی تھی۔ایک دفعہ اتفاق سے ان کے بیٹے نے وہ تصویر دیکھ لی تو بولا۔

واہ ابا جی! خوب! آپ نے اپنے پرس میں نیلی کی تصویر رکھی ہوئی ہے۔

بوڑھے نے کہا:

بیٹے رکھی تو تمہاری ماں کی تصویر تھی مگر پڑے پڑے نیلی ہوگئی......

ہمدردی

ایک چیونٹی تیزی سے دوڑتی ہوئی کہیں جارہی تھی کہ کسی چوہے نے پیچھے سے آواز دے کر پوچھا:

''بی چیونٹی! کہاں کی جلدی ہے؟''

''چیونٹی نے جواب دیا''۔

''دو ہاتھیوں کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔دونوں کو خون کی اشد ضرورت ہے۔انہیں خون دینے جارہی ہوں''۔

اوورٹیک

کار اور کتے کی دوڑ شروع ہوئی۔پچاس میل کی رفتار پر زاہد نے شہزاد سے پوچھا۔''کیا تمہارا کتا اب بھی ہمارے ساتھ دوڑ رہا ہے؟''

''یقیناً'' شہزاد نے کہا۔

زاہد نے کار کی رفتار اور بڑھادی۔کئی منٹ ساٹھ میل کی رفتار سے چلنے کے بعد اس نے پوچھا۔

''تمہارا کتا اب تو پیچھے رہ گیا ہوگا''۔

''ہرگز نہیں''۔ شہزاد نے جواب دیا۔
تقریباً نصف گھنٹے کے بعد جب وہ لوگ نوے کی رفتار سے اڑے جا رہے تھے شہزاد نے گھبرا کر زاہد سے کہا۔ ''کار ایک طرف کرلو''۔
''کیوں؟'' زاہد نے کہا؟ ''اچھا...... آخر تمہارا کتا ہار گیا؟''
''یہ بات نہیں ہے۔'' شہزاد بولا۔ دراصل میرا کتا تمہاری کار کو اوور ٹیک کرنا چاہتا ہے''۔

باعث اطمینان

ہوٹل کا بل ادا کرنے کے بعد مسافر نے سامان کا جائزہ لیا تو گھبرا کر ہوٹل کے ملازم سے کہا۔ ''ذرا بھاگ کر کمرہ نمبر ۱۳ میں جانا کہیں میں وہاں پر اپنی گھڑی اور چشمہ تو نہیں بھول آیا؟ ذرا جلدی کرو گاڑی چھوٹنے میں صرف دس منٹ باقی رہ گئے ہیں''۔
سات آٹھ منٹ کے بعد ملازم دوڑتا ہوا آیا اور اطمینان سے بولا۔
''جناب! دونوں چیزیں کمرے میں چھوٹی میز پر رکھی ہوئی ہیں۔

جلدی نہیں ہے

گاؤں کی سیر کے دوران ایک شہری نے دیکھا کہ ایک دیہاتی نے بڑا سا ایک برتن دیوار پر رکھا ہوا تھا جس میں مرغیوں کا دانہ تھا۔ وہ ایک مرغی کو ہاتھوں میں اٹھا کر برتن تک لاتا، وہ کچھ دیر دانہ چگتی، اس کے بعد دیہاتی اسے زمین پر چھوڑ کر دوسری مرغی کو اٹھا کر برتن تک لاتا، وہ بھی دانہ چگ لیتی تو دیہاتی اسی طرح ایک اور مرغی کو پیٹ بھرنے کا موقع دیتا۔
یہ منظر دیکھ کر شہری سے نہ رہا گیا وہ بولا ''اگر آپ یہ برتن نیچے رکھ دیں تو سب مرغیاں ایک ساتھ دانہ چگ لیں گی، اس طرح کتنا وقت بچے گا''۔
''وقت کا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے''۔
دیہاتی نے بے پروائی سے جواب دیا۔ ''مرغیوں کو کون سا کہیں جانے کی جلدی ہے''۔

احوال

اعداد و شمار سے جنون کی حد تک دلچسپی رکھنے والے ایک روزگار کے مارے نوجوان نے اپنے دوست کو بتایا۔
''آج سے ۳۰۷ دن قبل ایک سہانی صبح جب نئے عیسوی سال کا ۵۸۳ واں شیو کر کے ۳۷ واں انٹرویو دینے گھر سے نکلا۔ اس وقت میں ۸۸۰ گرام کے بوٹ پہنے ہوئے تھا۔
۵ آسامیوں کے لئے ۱۳۰۶ امیدوار تھے جن میں ۱۱۹ امیدواروں نے تحریری ٹیسٹ دیا۔ ٹائپنگ بھی ٹھیک ٹھاک ہوئی۔ مجھے ۹۹۹ فیصد امید تھی کہ میں سلیکٹ ہو جاؤں گا مگر ایک سال ہونے کو ہے۔
ابھی تک میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ مجھے ۳۸ واں انٹرویو بھی دینا پڑے گا''۔

فیصلہ

دو آدمیوں کے درمیان بحث ہو رہی تھی، ایک کا کہنا تھا کہ بکری مفید جانور ہے، جب کہ دوسرا کہہ رہا تھا کہ گائے مفید جانور ہے۔
آخر ان میں طے پایا کہ کسی تیسرے آدمی سے فیصلہ کروا لیتے ہیں۔
انہوں نے قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی کو روکا اور تمام ماجرا اسے کہہ سنایا۔
اس آدمی نے کافی دیر سوچنے کے بعد یہ فیصلہ سنایا۔
''میرے خیال میں بکری مفید جانور ہے کیونکہ گائے نے ایک بار مجھ کو ٹکر ماری تھی''۔

بے چارگی

جاپان کا ایک پھانسی گھاٹ ایک دریا کے قریب تھا تا کہ مجرم کو پھانسی دینے کے بعد دریا میں بہا دیا جائے۔ دو مجرموں کو پھانسی دی جا رہی تھی۔ ایک کے گلے میں پھندا ڈال کر تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ مجرم کی خوش بختی کہ پھندہ ڈھیلا رہ گیا چنانچہ اس نے پھندہ اتار پھینکا اور دریا میں چھلانگ لگا کر فرار ہو گیا۔
دوسرا مجرم جسے پھانسی دی جانے والی تھی۔ یہ دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا۔ جلاد نے اس کپکپاہٹ کا سبب پوچھا تو اسے جواب ملا۔
''بھائی......پھید...... پھندہ زرا مم......مم......مضبوطی سے ڈالنا...... مجھے تت۔۔۔تت تیرنا نہیں آتا۔

حادثہ

''بیگم صاحبہ'' گداگر نے اس رحم دل خاتون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
''اگر آپ نے مجھے پانچ روپے نہ دیئے تو مجھے ایک ایسی بات کی طرف رجوع کرنا پڑے گا جس کے تصور سے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور میرا جسم کانپنے لگتا ہے۔
خاتون نے پانچ روپے کا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا اور اس سے پوچھا۔
''خدا تم پر رحم کرے کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ میں نے تمہیں کس حادثے سے بچا لیا ہے''۔
گداگر نے تشکر اور اطمینان کی نظر سے اس نیک دل خاتون کو دیکھا اور کہا۔
''کام کرنے سے''۔

وجہ تسمیہ

کتا بڑا خوبصورت تھا۔ مالک نے جب وٹرنری سرجن سے اس کی دم کاٹنے کو کہا تو سرجن کو غصہ آ گیا۔
اس نے پوچھا۔ ''آپ اتنے خوبصورت کتے کی دم کیوں کٹوانا چاہتے ہیں؟''
اس ہفتے میری ساس میرے گھر آ رہی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کتا اسے دیکھ کر دم ہلائے اور میری ساس یہ سمجھے کہ خوش آمدید کہا

گیا ہے۔'' کتے کے مالک نے جواب دیا۔

ایک پنتھ دو کان

ایک آرٹسٹ کسی خوبصورت کاٹیج کی پینٹنگ بنا رہا تھا۔
تم میرے کاٹیج کی تصویر بنانے کے بعد کیا کرو گے؟
کاٹیج کے مالک نے پوچھا۔
اس کو ایک نمائش میں بھیجوں گا'' آرٹسٹ نے جواب دیا۔
''وہاں پر تو اسے بہت سارے لوگ دیکھیں گے''۔۔
''آرٹسٹ بولا۔'' یہ بات تو سچ ہے''
مالک مکان۔'' تو پھر ایسا کرو کہ تصویر میں ایک جملہ بھی لکھ دو۔ یہ مکان کرائے کے لئے خالی ہے۔

یکسانیت

تعمیراتی کمپنیوں کے بنائے ہوئے مکانات بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ایک فیملی ایسی ہی ایک نئی آبادی میں شفٹ ہوئی تو انہوں نے اپنے مکان میں اوون لگوایا۔
کچھ دیر بعد اوون والوں کی دوکان پر فون موصول ہوا۔ بھئی آپ لوگوں نے اوون غلط گھر میں لگا دیا ہے۔ وہ آپ کو اکھاڑنا پڑے گا''۔
''غلط گھر میں۔'' دوکان کے مالک حیرت سے کہا۔'' مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ لوگ تو خود وہاں موجود تھے۔
''وہ تو ٹھیک ہے۔ دراصل یوں سمجھ لیں کہ ہم ہی غلط گھر میں شفٹ ہو گئے تھے۔

تسلی

بڑی بی پہلی بار ہوائی جہاز میں سفر کر رہی تھیں۔ وہ اتنی خوفزدہ تھیں کہ جہاز کے ٹیک آف کرنے سے پہلے کیپٹن کے پاس گئیں اور پوچھنے لگیں۔
''ارے بیٹے جہاز تم ہی اڑاؤ گے؟
''جی ہاں اماں جی!'' کیپٹن نے جواب دیا۔
''ارے بیٹا تمہیں یقین ہے ناں! تم خیریت سے ہمیں زمین پر لے آؤ گے؟''
''امید تو یہی ہے اماں جی! آج تک تو میں کسی کو اوپر چھوڑ کر نہیں آیا''۔

خوشخبری

ایک مینڈک نے قسمت کا حال جاننے کے لئے کمپیوٹر کا بٹن دبایا۔

جواب آیا۔

''عنقریب تمہاری ملاقات ایک نوجوان اور حسین لڑکی سے ہوگی۔ جو تمہارے بارے میں سب کچھ جاننے کی خواہشمند ہوگی۔''

مینڈک نے خوشی سے بے حال ہوتے ہوئے کمپیوٹر میں سوال فیڈ کیا۔

''اس سے میری ملاقات کہاں ہوگی؟ کسی پارٹی میں۔ کسی نہر یا تالاب کے کنارے، یا پھر بس سٹاپ پر؟''

''میڈیکل کالج کی لیبارٹری میں۔ چیڑ پھاڑ کی میز پر۔'' کمپیوٹر سے جواب آیا۔''

خود کلامی

ایک بڑے میاں کہیں جا رہے تھے، چلتے چلتے ٹھوکر لگی تو وہ گر پڑے۔ بے ساختہ زبان سے نکلا۔

''ہائے ری جوانی''

پھر اُٹھ کر ادھر اُدھر دیکھا۔ جب دیکھا کوئی نہیں دیکھ رہا تو دانت پیس کر بڑبڑائے۔

''جوانی میں کون سے تیر مارے تھے''۔

ایسا بھی ہوتا ہے

مسافر کسان سے ''اگر آپ مجھے اپنے کھیت سے گزرنے کی اجازت دے دیں تو میں سوا چھ والی بس پر سوار ہو سکوں گا''

کسان۔ بڑے شوق سے لیکن اگر میرے کتے نے آپ کو دیکھ لیا تو وہ پونے چھ والی بس پر سوار کرا دے گا۔

قدردان

جدید آرٹ کی نمائش تھی، ایک شخص کافی دیر سے ایک تصویر کے سامنے کھڑا تھا۔ آرٹسٹ کو دیکھ کر بولا۔

''بہت خوب۔ کتنی جاندار تصویر بنائی ہے آپ نے۔ میرے منہ میں تو پانی بھر آیا ہے اسے دیکھ کر''۔

آرٹسٹ، جی؟ غروب آفتاب کا منظر دیکھ کر آپ کے منہ میں پانی بھر آیا۔ کیوں''۔

''خدا کی پناہ! غروب آفتاب۔ میں تو انڈا سمجھ رہا تھا''۔

کچھ باعث تاخیر بھی تھا

ایک بڑے بزنس مین کے انتقال کے کئی دنوں بعد جب ان کے دفتری سامان کا جائزہ لیا گیا تو اس میں ایک خط بھی تھا جو پوسٹ ہونے سے رہ گیا تھا۔ ان کی مستعد اور فرض شناس سیکریٹری نے خط پوسٹ کر دیا لیکن خط کے آخر میں تاخیر کی وجہ بیان کرنا بھی بہتر سمجھا۔ اس نے خط کے آخر میں باس کے دستخط سے پہلے یہ لائن ٹائپ کی۔

''یہ خط ارسال کرنے میں تاخیر اس لئے ہوئی کہ خط لکھنے کے بعد میرا انتقال ہو گیا تھا۔

سعادت مند

ایک صاحب کا کتا بڑا سمجھدار تھا۔اسے جو کام کہا جاتا نہایت سعادت مندی سے کرتا،ایک مرتبہ دونوں پارک میں بیٹھے تھے کہ مالک کے پاس سگریٹ ختم ہو گئے۔اس نے سو کا نوٹ کتے کو دیتے ہوئے کہا۔

''جاؤ!ایک پیکٹ سگریٹ لے آؤ اور باقی پیسے لے آنا''۔

کتا نوٹ لے گیا اور ایک گھنٹے تک واپس نہیں آیا۔آخر مالک اس کی تلاش میں نکلا۔کافی دیر ادھر اُدھر پھرنے کے بعد اس نے دیکھا۔ کتا ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر چکن تکہ کھا رہا ہے اور کولڈ ڈرنک وغیرہ پی رہا ہے۔

مالک نے غمزدہ لہجے میں شکوہ کیا''اس سے پہلے تم نے مجھے کبھی دھوکا نہیں دیا۔میں نے جو کام بھی کہا تم نے ذمے داری سے کیا ۔یہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے؟''

کتا اطمینان سے بولا:''اس سے پہلے آپ نے کبھی میرے ہاتھ میں پیسے نہیں دیے تھے ناں''۔

حکمرانی

ایک بے روزگار نوجوان ایک ریاست کے نواب کے روبرو پیش ہوا اور سات بار جھک کر فرشی سلام کرنے کے بعد ملازمت کی درخوست کی،نواب صاحب نے عرضی کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

''کیا چاہتے ہو؟''

نوجوان نے ایک دفعہ پھر جھک کر سلام کیا اور کہا۔

''جہاں پناہ!بیکار ہوں۔نوکری چاہتا ہوں۔''

''کتنا پڑھے ہو؟''پوچھا گیا۔

''حضور گریجویٹ ہوں''۔

''گریجوٹ کا بچہ!''نواب خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے غرائے۔''صاف صاف کہو کتنی جماعتیں''۔

''اونہہ!''ساری عمر پڑھتے ہی رہے ہو''پھر دیوان سے بولے اسے سرجن بنا دو''

''حضور!پہلے والے سول سرجن کا کیا کیا جائے۔''

دیوان صاحب نے ادب سے پوچھا۔

''اسے سیشن جج بنا دو''۔

اور حضور پہلے والے کو''۔

''اس کو دو سال کے لئے جیل بھیج دو''۔

مقام حیرت

ایک سرکاری دفتر میں سپرٹینڈنٹ صاحب نے کلرک کو ڈانٹا۔

''تم آج پھر لیٹ آئے ہو؟''

''سوری سر! میں آج ذرا دیر تک سوتا رہا۔'' کلرک نے معذرت کی۔

''کیا مطلب؟'' سپرٹینڈنٹ صاحب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ''گویا تم گھر پر بھی سوتے ہو''۔

احتیاط

ایک صاحب نشہ میں لڑکھڑاتے ہوئے بار سے نکلے تو ایک پولیس مین لپک کران کے پاس پہنچا

آپ کا ڈرائیونگ کا ادارہ تو نہیں؟ پولیس مین نے اسے گویا باز رہنے کا موقع دیا۔

تو کیا تمہارے خیال میں اس وقت میری حالت اس قابل ہے کہ پیدل گھر جا سکوں؟'' ان صاحب نے بُرا مانتے ہوئے اُلٹا سوال کر دیا۔

دکان کھولی

''تمہارا بھائی آج کل کیا کر رہا ہے؟''

''میرے بھائی نے دکان کھولی تھی''۔

''کیسی چل رہی ہے؟''

''معلوم نہیں''۔

''کیوں بھائی سے ملاقات نہیں ہوتی؟''

ہوتی ہے۔

''پھر!''

وہ چھ ماہ سے جیل میں ہے۔ اس نے ہتھوڑے سے دکان کھولی تھی''۔

ایک سے بڑھ کر ایک

ایک یہودی، ایک امریکی، اور ایک برطانوی لندن کے ایک گرجے کی سیر کو گئے، وہاں اندرونی دیواروں پر ایک جگہ بہت سے ہیرے لگے ہوئے تھے، تینوں جب گرجے سے باہر نکلے تو برطانوی نے کہا۔

اُف کتنے خوبصورت ہیرے تھے، میرا جی چاہتا تھا انہیں دیوار پر سے اتار لوں''۔

امریکی نے کہا۔ ''میں نے تو ہیرے اتار بھی لئے ہیں۔''

''لیکن اس وقت وہ میری جیب میں نہیں ہیں''۔ یہودی نے اطلاع دی۔

مقابلہ

ایک ہوٹل کی انتظامیہ نے اعلان کیا۔
''جو شخص سو روٹیاں ایک ساتھ کھائے گا۔ اسے دس ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا''
یہ سن کر ایک شخص ہوٹل گیا اور روٹیاں کھانے کا دعویٰ کیا۔
مقابلہ شروع ہوا۔
وہ آدمی روٹیاں کھاتا رہا۔ یہاں تک کے نوے روٹیاں کھا گیا۔ یہ دیکھ کر ہوٹل والے بڑے پریشان ہوئے۔ لہٰذا انہوں نے اسکو ربوڑ پر روٹیوں کی تعداد گھٹا دی، کافی دیر تک یہی سلسلہ جاری رہا تو وہ شخص چلا اٹھا۔
''یہاں بے ایمانی ہو رہی ہے مقابلہ دوبارہ شروع ہوگا۔

نشہ

امریکہ کے ایک شراب خانے میں تین آدمی اس طرح داخل ہوئے کہ دو آدمیوں نے تیسرے شخص کا بازو پکڑ کر گرنے سے سنبھالا ہوا تھا۔ باقی دونوں بھی نشے کے باعث لڑکھڑا رہے تھے۔
ان میں سے ایک آدمی گرتے ہوئے شخص کو فرش پر لٹا کر اس کے برابر کی کرسی پر بیٹھ گیا۔
دوسرا شخص بارٹینڈر کے پاس گیا۔
''کیا پیو گے؟'' بارٹینڈر نے پوچھا۔
''اسکاچ اور سوڈا''۔
''تمہارا دوست کیا پیئے گا''۔ بارٹینڈر بولا۔
''اسے بھی اسکاچ اور سوڈا دے دو''۔
اور تیسرے شخص کو۔
''اسے کچھ مت دینا۔ کیونکہ وہی ہماری گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے''۔

تحفہ

کسی ملک کے بادشاہ نے اعلان کروایا کہ مجھے کوئی ایسا پھل لا کر دیا جائے جو مجھے پسند آئے اور اگر پسند نہ آیا تو لانے والے کو ثابت کھانا پڑے گا۔
اس ملک میں تین قومیں آباد تھیں مسلمان ہندو اور انگریز، سب سے پہلے مسلمان آئے اور فالسے لائے جب بادشاہ کو پسند نہ آئے

تو اس نے ثابت کھا لئے۔

پھر ہندو آئے اور سیب لائے بادشاہ کو پسند نہ آئے تو ہندو نے سیب کو دیکھا اور ہنسنے لگا پھر ایک دم رونے لگا۔

بادشاہ نے وجہ پوچھی تو جواب دیا" رو اس لئے رہا ہوں کہ سیب کس طرح کھاؤں اور ہنس اس لئے رہا ہوں کہ انگریز تربوز لے کر آرہا ہے۔

شرح منافع

ایک نوجوان الطاف میمن کی دکان میں داخل ہوا ایک خوبصورت قلم کا انتخاب کیا اور الطاف میمن سے اس کی قیمت پوچھی۔

"تم نے اس دکان کا بہترین قلم منتخب کیا ہے"۔

الطاف میمن نے کہا۔

"میں تمہاری خوش ذوقی کی داد دیتے ہوئے چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ خصوصی رعایت کی جائے۔ قلم کی قیمت چالیس روپے ہے مگر میں تم سے صرف بیس روپے مانگوں گا پچیس روپے دینے کے لئے بھی نہیں کہوں گا"۔

نوجوان نے کہا۔" نہ تمہیں بیس روپے دونگا اور نہ پندرہ۔ دس روپے میں دینا ہو تو دو۔"

الطاف میمن نے کہا۔"بونی کا وقت ہے۔ لاؤ دس روپے لاؤ۔

تمہاری خاطر اپنے نفع میں پچیس فیصد کا نقصان بھی گوارا ہے"۔

کوفتے

"ویٹر! ایک پلیٹ کوفتے لے آؤ"

"بہتر جناب! کچھ اور منگوانا پسند کریں گے؟"

"ہاں۔ اگر کوفتے پچھلے ہفتے جیسے ہیں تو ان کے ساتھ تھوڑا اور چٹنی بھی لے آنا۔"

معاوضہ

ایک دوپہر کو ایک بہت ہی پرانی سی کار ایک ریستوران کے سامنے آ کر رکی۔ کار چلانے والا اتر کر قریب کھڑے ہوئے ایک شخص سے بولا۔

"بھائی ذرا کار کا خیال رکھنا، میں ابھی ٹیلیفون کر کے واپس آتا ہوں۔

کار کا مالک ٹیلیفون کر کے واپس آیا تو اس نے کار کا خیال رکھنے والے شخص کے ہاتھ پر دو روپے انعام کے طور پر رکھ دیے۔

اس آدمی نے بگڑ کر کہا۔

"دس روپے دیں جناب!"

کار کے مالک نے حیران ہو کر کہا۔

''دس روپے!'' یہ تو سراسر زیادتی ہے۔ میں نے اندر پانچ منٹ سے زیادہ بھی نہیں لگائے۔''
اس شخص نے جواب دیا۔''جناب! میں وقت کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ اس شرمندگی کا معاوضہ مانگ رہا ہوں جو مجھے اس کار کے سامنے کھڑے ہونے سے ہوئی ہے۔''

بھول

پارٹی عروج پر تھی جب وہ خاتون اچانک ایک اجنبی کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہا۔
''ہیلو بوبی''
اجنبی حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔
خاتون پھر بولی۔
''بوبی کتے! افسوس کی بات ہے تم مجھے بھول گئے''۔
''نہیں محترمہ!'' اجنبی دھیرے سے بولا۔''غالباً آپ بوبی کو بھول گئی ہیں۔''

کنگ آف دی جنگل

شیر کو جنگل میں جو بھی جانور ملتا، اسے گردن سے دبوچتا اور پوچھتا۔
''بتاؤ کنگ آف دی جنگل کون ہے''۔
سب جواب دے رہے تھے۔''حضور مائی باپ آپ ہیں''۔
شیر گھومتا ہوا ہاتھی کے پاس پہنچا اور اس سے بھی یہی سوال داغا۔
ہاتھی نے سنا، اطمینان سے شیر کو سونڈ میں جکڑا اور گھما کر زمین پر پٹخ دیا۔ شیر کمر سہلاتا ہوا اٹھا اور بولا۔
''بھائی صاحب! اگر آپ کو معلوم نہیں تو خاموش رہتے۔ یہ کیسا مذاق تھا''۔

فراوانی زر

ایک صاحب اپنے شناسا سیٹھ سے ملنے پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سیٹھ صاحب کا بیٹا ڈرائینگ روم کے خوبصورت اور بیش قیمت فرنیچر میں جا بجا کیلیں ٹھونکے جا رہا ہے۔ اور صاحب اس طرف ذرا توجہ نہیں دے رہے تھے۔
آخر وہ صاحب کہے بغیر نہ رہ سکے۔
''سیٹھ صاحب! آپ کو تو صاحب زادے کا یہ مشغلہ کافی مہنگا پڑتا ہوگا؟''
''ہرگز نہیں'' سیٹھ صاحب نے جواب دیا۔''کیلیں تو مجھے ہول سیل ریٹ پر مل جاتی ہیں''۔

معذرت

انٹرویو کے لئے آئے ہوئے ایک سفارشی امیدوار سے ڈائریکٹر نے سوال کیا۔
''آپ کیا کام کر سکتے ہیں؟''
امیدوار نے کہا۔ ''کچھ بھی نہیں''۔
''معاف کریں! پھر تو آپ کو ہمارے ہاں ملازمت نہیں مل سکتی''۔ ڈائریکٹر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ ہمارے ہاں تمام بڑے عہدوں پر ایسے لوگ پہلے ہی سے موجود ہیں''۔

سہارا

دبلے پتلے سکندر میاں پین سے کچھ لکھ رہے تھے۔ اچانک تیز ہوا کے جھونکے آنے لگے تو ایک دوست نے دوسرے کو ٹہوکا دیتے ہوئے کہا۔
''یار! ہوا تیز چلنے لگی ہے، میں تو ڈر رہا ہوں کہیں تیز ہوا سکندر کو اڑا کر نہ لے جائے''۔
''سکندر میاں ہرگز نہیں اڑ سکتے'' دوسرے نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
''دیکھ نہیں رہے، انہوں نے پین پکڑ رکھا ہے''۔

خیرات

ایک عالم کسی مجمع میں خیرات کے موضوع پر تقریر کر رہا تھا۔ تقریر سننے والوں میں ایک کنجوس قسم کا شخص بھی شامل تھا۔
عالم تقریر ختم کر چکا تو اس نے آگے بڑھ کر عالم کی تقریر کی بہت تعریف کی اور کہا۔
''مولانا! واقعی خیرات بہت اچھی چیز ہے۔ میں بھی کل سے خیرات مانگا کروں گا''۔

یوں بھی ہوتا ہے

ایک کنوارے نے کنواروں کے کلب کی ممبر شپ کا فارم بھرتے ہوئے سیکریڑی سے پوچھا۔
آپ کا کوئی ممبر غلطی سے شادی کر لینے کا ارتکاب کرے تو اسے کیا سزا دی جاتی ہے؟''
''جی نہیں۔ سیکریڑی نے جواب دیا۔
''ہمارے نزدیک شادی بذات خود بہت بڑی سزا ہے۔

کالی مرغی

ایک شخص کی نظر کمزور تھی۔ بدقسمتی سے اس کا ہیٹ تیز ہوا میں گر گیا۔

اب موصوف ہیٹ کے پیچھے دوڑ رہے تھے جو ہر بار ان کے ہاتھ سے ہوا کے دباؤ کی وجہ سے نکل جاتا۔ قریبی گھر سے ایک خاتون نے چلا کر پوچھا۔ ''یہ تم کیا کر رہے ہو؟''

اس نے جواب دیا کہ اپنا گرا ہوا ہیٹ پکڑ رہا ہوں۔

''تمہارا ہیٹ؟''

تمہارا ہیٹ تو اس پتھر کی اوٹ میں پڑا ہوا ہے جس کے پیچھے تم بھاگ رہے ہو وہ میری کالی مرغی ہے۔

عورت نے جواب دیا۔

بچت

ایک شخص کانپتے کانپتے گھر پہنچے اور بیگم سے بولے۔ بیگم آج میں نے پورے دو روپے کی بچت کی ہے۔

''بیگم نے پوچھا وہ کیسے؟

کہنے لگے میں آج بس کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا ہوں۔

بیگم بولی احمق! بچت ہی کرنی تھی تو ٹیکسی کے پیچھے بھاگتے کم از کم پندرہ، بیس روپے تو بچت ہوتی ۔۔۔۔

نمک خوار

ایک روز کونسلر کے ہاں علاقے کے لوگوں کی دعوت تھی۔

میزبان اور مہمان دسترخوان پر موجود تھے اور کھانے کے ساتھ پورا پورا انصاف کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحب اور آ گئے۔

میزبان نے ان سے کہا۔

آ جایئے کچھ تناول کر لیں۔

وہ صاحب کہنے لگے۔ ''بھوک تو نہیں ہے تھوڑا بہت کھالوں گا تا کہ آپ کا نمک خوار ہو جاؤں''۔

میزبان نے برجستہ کہا۔ ''ہمارے ہاں کھانے میں نمک نہیں ڈلتا آپ بس خوار ہی ہوں گے''۔

معصومیت

خان صاحب نے ملازمہ پر ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

''رات میں نے تمہیں منع کر دیا تھا کہ بیگم کو میری آمد کے وقت سے مطلع نہ کرنا۔

مگر تم نے میری بات پر عمل نہیں کیا''۔

''قسم لے لیں صاحب جو میں نے انہیں ایک لفظ بھی بتایا ہو میں نے تو بیگم صاحبہ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ آپ جب آئے تو میں ناشتے میں مصروف تھی۔

انتہا

ایک خاتون غصے کے عالم میں قصاب کی دکان میں داخل ہوئیں اور بولیں۔

''کل تم نے اتنا خراب گوشت دیا تھا۔

''کیا بہت سخت تھا؟ گل نہیں رہا تھا؟'' قصاب نے پوچھا۔

''تم گوشت کی سختی کی بات کر رہے ہو، ارے ہمیں تو اس کا شوربا بھی چھری سے کاٹ کر کھانا پڑا''

شکار

شام کو مچھلی کے شکار سے واپسی پر چودھری صاحب مچھلی کی دکان پر آ گئے۔

''یار شابو! انہوں نے کہا۔'' ذرا تین ایسی مچھلیاں تو دینا جو آج ہی شکار کی ہوں''۔

''جی ہاں......جی ہاں''......دکاندار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کون سی مچھلیاں دوں؟''

''رہو دے دو''۔

دکاندار نے تھیلے میں مچھلیاں ڈال کر دے دیں۔ قیمت وصول کی چوہدری صاحب نے چلتے چلتے ایک نظر تھیلے کی مچھلیوں پر ڈالی۔

''ارے یہ کیا؟ میں نے تو تم سے رہو مانگی تھی؟''

''جی ہاں جی ہاں۔ دکاندار سر ہلاتے ہوئے بولا۔ مگر تھوڑی دیر پہلے چودھرائن آئی تھیں۔ کہہ رہی تھیں، رہو کھاتے کھاتے تنگ آ گئی ہوں۔ چودھری صاحب شکار سے واپس آتے ہی ہوں گے۔ وہ تم سے رہو مانگیں گے تو ان کو یہ دے دینا''۔

انداز

ایک کروڑ پتی شخص کے بیٹے نے اپنے باپ کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''آپ اپنے کاروبار کا مکمل حساب کتاب رکھا کریں۔ تاکہ پتا تو چلے کتنا نفع ہوا ہے اور کتنا نقصان، آخر آپ کو نفع نقصان کا پتا کیسے چلتا ہے؟''

باپ نے کہا! بیٹا جب میں گاؤں سے شہر میں آیا تھا تو میرے پاس صرف ایک پتلون تھی جبکہ اب میرے پاس چار کارخانے، تین کوٹھیاں، چار گاڑیاں، اور مختلف شہروں میں پندرہ بیس پلاٹ ہیں۔ تمہاری بہن کی شاندار طریقے سے شادی کی اور تمہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اب تم ان سب چیزوں میں سے ایک پتلون نکال دو تو باقی سب نفع ہے''۔

سیاسی لیڈر

ایک مرتبہ ایک سیاسی لیڈر حج پر گیا جب شیطان کو کنکر مارنے کی باری آئی تو اس نے ایک کنکر مارا تو آواز آئی۔

’’تم تو اپنے ہی بندے تھے۔ آخر تمہیں کیا ہو گیا؟‘‘

باذوقی

پندرہ سالہ لڑکے نے نئی نسل کے نمائندہ گلوکاروں کی ایک کیسٹ لگا کر جھومتے ہوئے اپنے باپ سے سوال کیا۔

’’آپ نے اس سے پہلے زندگی میں کبھی ایسی موسیقی سنی ہے؟‘‘

’’موسیقی کا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا بیٹا!‘‘ باپ نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ’’البتہ میں نے ایک بار ایسی آواز ضرور سُنی تھی۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب دو ٹرک آپس میں بہت زور سے ٹکرا گئے تھے۔

ایک ٹرک میں دودھ کے خالی ڈرم لدے ہوئے تھے اور دوسرے پر مویشی‘‘۔

نکھٹو

ایک نکھٹو نے دوسرے سے کہا۔

’’آج صبح جب میں سو کر اُٹھا تو بے اختیار میرا دل چاہا کہ باہر نکلوں اور نوکری تلاش کروں‘‘۔

’’تو کیا تم نے اس خواہش پر عمل کیا؟‘‘ دوسرے نکھٹو نے پریشان ہو کر پوچھا۔

’’نہیں میں اس وقت تک بستر پر لیٹا رہا جب تک یہ خواہش دل سے نہیں نکل گئی‘‘۔

بے گناہی

’’یہ لو اور میری صحت کے لئے دعا کرو‘‘۔ ایک خاتون نے گداگر کو دس کا نوٹ دیتے ہوئے کہا۔

’’نہیں محترمہ!‘‘ گداگر نے جواب دیا۔ ’’آپ کے چہرے کی زردی سے پتا چلتا ہے کہ دس روپے کی دعا آپ کے لئے کافی نہیں ہوگی‘‘۔

تیرنا منع ہے

پکنک پوائنٹ پر ایک لڑکا سمندر میں تیر رہا تھا۔ جبکہ کنارے پر بورڈ نصب تھا جس پر لکھا ہوا تھا۔

’’سمندر میں تیرنا منع ہے‘‘۔

ایک سرکاری اہلکار نے ادھر سے گزرتے ہوئے لڑکے کو تیرتے دیکھا تو چلایا۔

’’اوئے! تمہیں اپنی جان پیاری نہیں؟ یہ بورڈ نہیں دیکھا تم نے؟ یہاں تیرنا منع ہے‘‘۔

’’میں تیر نہیں رہا جناب!‘‘ لڑکے نے جواب دیا۔ ’’میں تو اپنے آپ کو ڈوبنے سے بچا رہا ہوں‘‘۔

پہلا کام

برسوں کی محنت کے بعد ایک سائنس دان ایک ایسی دوا تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا جو کسی بے جان چیز کو زندہ کر سکتی تھی۔ باہر نکل کر اس نے یہ دوا سب سے پہلے ایک سابق سربراہ مملکت پر ڈالی وہ جھرجھری لے کر زندہ ہو گیا اور چبوترے سے اتر آیا۔ سائنس دان نے پوچھا۔

''اب جبکہ آپ کو دوسری زندگی مل گئی ہے آپ سب دے پہلے کون سا کام کرنا چاہیں گے۔

سب سے پہلے میں ان بیس ہزار کبوتروں کو شوٹ کرنا چاہوں گا جو مجھ پر بیٹھے رہتے تھے''۔

اجازت طلب

قرآن مجید حفظ کرنے والے افراد کے علاوہ نابینا لوگوں کو بھی حافظ جی کہہ کر بلایا جاتا ہے۔ اسی طرح کے ایک حافظ جی شہر کی ایک گلی سے گزر رہے تھے جہاں دو عورتیں لفظوں کی جنگ میں مصروف تھیں اور ایک دوسرے پر مختلف بددعاؤں، گالیوں اور طعنوں کے تیر و نشتر چلا رہی تھیں۔

مثلاً اللہ کرے تو بیوہ ہو جائے۔ تجھے لاکڑا کاکڑا نکلے، تجھے ٹی بی ہو جائے، وغیرہ

اس دوران ایک عورت کی نظر حافظ جی پر پڑی تو اس نے کہا۔

''اللہ کرے تیرا بیاہ حافظ جی سے ہو جائے''۔

اس پر دوسری عورت نے جوابی حملہ کیا۔

''میرا بیاہ کیوں ہو، تیرا کیوں نا ہو جائے''۔

اس کے بعد وہ دوسری کوسوں کی طرف متوجہ ہو گئی مگر حافظ جی گلی میں بت بن کر کھڑے ہو گئے۔

عورتوں کا جوش و خروش ختم ہوا تو حافظ جی نے اپنی لاٹھی زمین پر ماری اور کہا۔

''بیبیو! حافظ جی کے لئے کیا حکم ہے؟ کھڑے رہیں یا چلے جائیں۔

صاف گوئی

گاہک (منیجر سے) ''ایک گھنٹہ ہو گیا ہے انتظار کرتے کرتے ابھی تک کھانا نہیں آیا۔ کیا ابھی تک پکا نہیں؟

منیجر۔ ''نہیں ذرا گرم ہو رہا ہے۔ پک تو پچھلی جمعرات ہی گیا تھا''۔

جواز

ان دونوں میں بہت محبت تھی ان کی شادی بھی طے ہو چکی تھی مگر ایک روز دونوں کا زبردست جھگڑا ہو گیا۔ لڑکی نے کہا۔ ''ہم نے

بہت اچھا وقت گزارا ہے لیکن اب ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے ، جب سے میں نے ندیم کو دیکھا ہے میں اس کی دیوانی ہوگئی ہوں اوراب اس سے ہی شادی کروں گی ،تم اپنی منگنی کی انگوٹھی واپس لے لو۔''

لڑکے نے انگوٹھی واپس لیتے ہوئے کہا۔''کیاتم ندیم کا پتا دے سکتی ہو۔

''کیوں......کیاتم اسے قتل کروگے''۔

لڑکی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

لڑکا بولا۔''میں اس لئے پوچھ رہاہوں کہ شاید وہ اس انگوٹھی کوخرید لے''۔

عقلمندی

اس لڑکی کے اصرار پرتم نے شراب نوشی ،سگریٹ نوشی ،شطرنج اور آوارہ گردی وغیرہ ترک کردی؟''

''بے شک''۔

''توپھرتم نے اس سے شادی کیوں نہیں کی؟''

''میں نے سوچا،اتنی مشکل سے زندگی سدھری ہے تواب اس کودوبارہ جہنم بنانے کی کیا ضرورت ہے''۔

ناکافی

عدالت میں ایک مقدمہ چل رہا تھا۔جج نے گواہ سے سوال کیا۔''کیاتم نے گولی کوبندوق سے نکلتے دیکھا تھا''

گواہ نے کہا۔''نہیں جناب،لیکن میں نے اس کی آواز سنی تھی''

''بیٹھ جاؤ''۔جج نے کہا۔''شہادت ناکافی ہے''

گواہ مڑا اور پھر ہنسا۔

جج کو یہ بات بُری لگی۔اس نے برہم ہوتے ہوئے کہا۔''توہینِ عدالت کے جرم میں تمہیں سزادی جاتی ہے''۔

گواہ نے کہا۔''کیا آپ نے مجھے آواز نکالتے ہوئے دیکھا ہے۔

جج نے کہا۔''نہیں!لیکن میں نے تمہاری آواز سنی تھی''۔

گواہ مسکرایا اور بولا:''شہادت ناکافی ہے می لارڈ''۔

بیمہ ایجنٹ

بیمہ ایجنٹ کے سمجھانے پرایک سرمایہ دار بیمہ لینے پرآمادہ ہوگیا۔سرمائے دار نے ایجنٹ سے کہا۔تم خوش نصیب ہو۔آخرتم نے مجھے بیمہ کرانے پرآمادہ کرہی لیا۔صبح سے اب تک میں آٹھ ایجنٹ کوٹال چکاہوں۔

مجھے معلوم ہے سر!''ایجنٹ اطمینان سے بولا۔اب میں نویں بارآیاہوں......

بھول

بڑے بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی سے دریافت کیا۔
''کل میں نے جو حساب کے سوال کرائے تھے وہ تم نے اپنے ماسٹر کو دکھائے؟''
جی ہاں۔چھوٹے بھائی نے جواب دیا۔''وہ کہنے لگے، میں تمہارے بڑے بھائی کی بھول کی سزا تمہیں نہیں دینا چاہتا''

گول

ایک دفعہ ایک دیہاتی شہر گیا۔ایک جگہ اس نے دیکھا لڑکے فٹ بال کھیل رہے ہیں اور بال کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔
دیہاتی یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔اس نے ایک لڑکے سے پوچھا۔
''تم اس کے پیچھے کیوں دوڑ رہے ہو؟''
لڑکے نے کہا۔''گول کرنے کیلئے''۔
دیہاتی نے کہا''یہ تو پہلے ہی گول ہے''۔

عقلمندی

سیلز مین نے ایک لڑکی کو براؤن شوز کی قیمت دوسو بتائی تھی مگر اس کے پاس صرف سو روپے تھے۔لہذا اس نے وہی رقم بطور امانت رکھ کر جوتے اس کو دے دیے کہ باقی رقم وہ کل آکر دے دی گی۔
''تم بالکل بے وقوف ہو۔دوکان کے مالک نے چلا کر کہا۔اب وہ کبھی نہیں آئے گی''۔
''اس کے اچھے بھی آئیں گے جناب!''سیلز مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔''میں نے دونوں جوتے بائیں پیر کے دیے ہیں''۔

معذرت

ایک شخص نے ہوائی جہاز کا سفر کیا۔
راستے میں ان کا سامان کہیں ادھر اُدھر ہوگیا۔جو خاصی پریشانی کے بعد ملا۔انہوں نے غصے میں آکر فضائی کمپنی کے چیئر مین کو ایک خط لکھا۔
لیکن اس وقت ان کا غصہ حیرت آمیز مسرت میں تبدیل ہوگیا۔جب واپسی ڈاک میں انہیں متعلقہ چیئر مین کا جوابی خط ملا۔جس میں اس نے قصوروار افراد کی گوشمالی کا وعدہ کیا تھا اور اپنی کمپنی کے جہاز میں سفر کرنے کے لئے بہت شکریہ ادا کیا۔اور یقین دلایا کہ آئندہ ان کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔
خط پڑھ کر وہ صاحب بہت خوش ہوئے،خط دوبارہ لفافے میں ڈالتے ہوئے،ان کی نظر ایک چٹ پر پڑی جو کہ لفافے کے ایک کونے میں پڑی تھی۔

اس گدھے کو سامان کی گمشدگی والا خط بھجوادو"۔

دفاع

حجام کی ایک دکان میں شیو کراتے ہوئے ایک گاہک کے چہرے پر چھوٹا زخم لگا تو اس نے حجام سے پوچھا۔

"آپ کے پاس استرا ہے؟"

حجام نے پوچھا۔ کیوں کیا آپ خود شیو کرنا چاہتے ہیں؟"

گاہک بولا! نہیں میں اپنا دفاع کرنا چاہتا ہوں"۔

مقبولیت

ہوٹل کے وائلن نواز نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور تالیوں کی آواز میں اپنے کمرے میں لوٹا۔ کچھ دیر بعد ہوٹل کے ملازم نے آکر کہا کہ باہر لوگ آپ کا آٹوگراف لینے کے خواہش مند ہیں۔

مین بہت تھک گیا ہوں ان سے کہو چلے جائیں۔

اس نے بے زاری سے کہا۔ جناب! ان کا دل نہ توڑیں۔ ملازم نے عاجزی سے کہا۔

وائلن نواز نے کہا: "تم کہتے ہو تو دے دیتا ہوں لیکن بیس سے زیادہ لوگ نہ ہوں۔ صرف بیس"۔

"جناب! وہاں تو صرف دو ہیں"۔

فیصلہ

ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہوئے ایک حسینہ نے اپنے دوست کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

تو کیا واقعی تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتے؟

"بالکل نہیں کوئی مجبوری ہے" محبوب نے جواب دیا۔

"ویٹر!" حسینہ نے چیخ کر ریسٹورنٹ کے ویٹر کو بلایا۔ "دیکھو ہم دونوں کا بل الگ الگ لانا"۔

انگوٹھی کی گرمی

منگنی کے چند روز بعد اس نے اپنی چند سہیلیوں کی دعوت کی۔ مگر دعوت کے دوران اتفاق سے کسی نے بھی اس کی منگنی کی انگوٹھی کی طرف توجہ نہیں دی۔ وہ کچھ دیر سوچتی رہی اور پھر بولی۔

افوہ! آج کتنی گرمی ہے۔ میرا خیال ہے انگوٹھی اتار دوں"۔

برائے مہربانی

مشہور ارب پتی راک فیلز ایک دن اپنے دفتر سے اٹھے تو ان کو ایک اجنبی نے روک کر اپنی داستان سنائی اور امداد کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہا۔

''مسٹر راک فیلز! میں آپ کی خدمت میں بیس میل چل کر حاضر ہوا ہوں۔ راستے میں مجھے جو بھی ملتا تو وہ کہتا کے نیویارک میں آپ سے رحم دل انسان کوئی نہیں''

رال فیلز نے پوچھا آپ اسی راستے سے واپس جائیں گے۔

اس نے جواب دیا۔''جی ہاں''

راک فیلز نے کہا تو آپ میرا ایک کام کر دینا برائے مہربانی واپسی پر اس افواہ کی تردید کرتے جایئے''

کرایہ

ہوٹل کے مالک نے مسافر کو کمرہ دکھاتے ہوئے کہا۔

''اس کمرے کا کرایہ دس روپے اس لئے زیادہ ہے کہ کمرے کی کھڑکی سے آپ دور دور تک نظارہ کر سکتے ہیں۔

مسافر نے جواب دیا۔''پھر آپ دس روپے فوراً کم کر دیں کیونکہ میری دور کی نظر کمزور ہے۔

فرق

ایک رئیس آدمی نے ٹیکسی سے اترتے ہوئے ٹیکسی والے کو پانچ روپے کا نوٹ دیا۔

تو ڈرائیور بولا۔''کل آپ کے صاجزادے نے اتنے ہی سفر کے دس روپے دیے تھے''۔

رئیس بڑی سنجیدگی سے بولا۔''وہ ایک لکھ پتی باپ کا بیٹا ہے اور میں تو یتیم ہوں''۔

قابل دید

ایک تقریب میں ایک صاحب کی ملاقات اپنے پسندیدہ سیاستدان سے ہوئی تو انہوں نے از راہ عقیدت قدرے جوش وخروش سے کہا۔

آپ سے ملنے کی بڑی خواہش تھی۔ میں نے آپ کے بارے میں بڑا کچھ سنا ہے۔مگر''

سیاست دان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔''ضرور سنا ہوگا۔مگر آپ اس کو ثابت نہیں کر سکتے''۔

صحیح طریقہ

قرض خواہ نے فون پر کہا۔ ''کیا آپ آج ہمارا قرض ادا کر رہے ہیں؟''
''ابھی نہیں! کچھ دن اور انتظار کرلیں''۔ مقروض نے لاپرواہی سے جواب دیا۔
''اگر آپ ہمارا قرض ابھی ادا نہیں کریں گے تو میں آپ کے تمام قرض خواہوں سے کہہ دوں گا کہ آپ نے ہماری ادائیگی کر دی''۔

پریشانی

ایک لڑکے نے بڑے بڑے بال رکھے ہوئے تھے۔ جو اس پر جچتے بھی تھے۔ لڑکے کے باپ نے دو تین مرتبہ کہا۔
''بیٹا! بال چھوٹے کرالو''۔
مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ باپ نے بھی بلاناغہ بال کٹوانے پر اصرار جاری رکھا۔ آخر ایک دن تنگ آ کر لڑکے نے کہا۔
''کیوں آپ میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ میں بال نہیں کٹواؤں گا''۔
باپ نے غمزدہ لہجے میں کہا۔
''بیٹا بات یہ ہے کہ ہمارے گھر لوگ آتے ہیں۔ لڑکی دیکھنے پسند تمہیں کر جاتے ہیں''۔

پنجرہ

ایک گاہک بڑی عجلت میں دکان میں داخل ہوا اور دکاندار سے بولا۔
''مجھے ایک پنجرہ چاہیے لیکن جلدی کرو کیونکہ میں کراچی جا رہا ہوں اور میں نے گاڑی پکڑنی ہے''۔
دکاندار نے کہا۔ ''معاف کریں! میرے پاس اتنا بڑا پنجرہ نہیں ہے کہ آپ اس میں گاڑی پکڑ سکیں''۔

لاجواب

ایک نوجوان ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ اس کی جیب میں دو روپے کا نقلی نوٹ تھا۔ جب ٹرین اسٹیشن پر رکی تو ایک اخبار والے پر اس کی نظر پڑی۔ اس نے نقلی دو روپے دے کر اس سے اخبار خرید لیا۔ جب گاڑی چلی تو اس نے کہا ''میں نے نقلی دو روپے دیے ہیں''۔
اخبار والے نے کہا۔ ''میاں یہ اخبار بھی تو کل کا ہے''۔

تسلی

''ایک ریستوران میں گاہک نے بیرے سے شکایت کی ''میں گوشت کا یہ پارچہ مسلسل چالیس منٹ سے چبانے کی کوشش کر رہا ہوں''۔
''آپ فکر نہ کریں''۔ بیرے نے اطمینان سے کہا۔ ''ریستوران ایک بجے تک کھلا رہے گا''۔

پاکستانی ایجنٹ

جب امریکی پہلی مرتبہ چاند پر پہنچا تو وہاں انہوں نے ایک پاکستانی کو پہلے سے موجود پایا۔انہوں نے بڑی حیرت سے پاکستانی سے پوچھا''تم ہم سے پہلے چاند پر کیسے پہنچ گئے؟''

پاکستانی نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا''ایک ٹریول ایجنٹ دبئی کے بجائے مجھے یہاں چھوڑ گیا ہے''۔

علامات بدہضمی

چند نوجون ایک جگہ پر بیرک ڈانس کر رہے تھے کہ اتنے میں دو کتوں کا ادھر سے گزر ہوا۔ایک کتے نے دوسرے کتے سے پوچھا۔
''یہ کیا کر رہے ہیں؟''

دوسرے نے جواب دیا۔''مجھے نہیں معلوم مگر جب میں ایسا کرتا ہوں تو مالک مجھے بدہضمی دور کرنے کی دوا پلا دیتا ہے''۔

بڑی غلطی

جنگل میں ایک سوکھے سڑے فاقہ زدہ شیر کی ملاقات ایک تگڑے اور موٹے تازے شیر سے ہوئی تو وہ رشک سے پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔
''تم کس طرح اتنے تگڑے نظر آ رہے ہو؟ یہاں تو شکار ہی نہیں ملتا؟''

میں نے اس کا حل ڈھونڈ لیا ہے''۔فربہ شیر نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا''۔میں نے ایک سرکاری دفتر میں نوکری کر لی ہے ۔روزانہ کوئی مناسب موقع دیکھ کر میں ایک ملازم کو کھا جاتا ہوں''

''کسی کو اس کی کمی محسوس نہیں ہوتی؟''سوکھے نے حیرت سے پوچھا۔

''وہاں کون سا کوئی ملازم کام کرتا ہے جو کسی کو اس کی کمی محسوس ہو''۔موٹے نے جواب دیا۔''میری مانو تم بھی یہی کر لو''۔

سوکھے شیر نے مشورے پر عمل کیا۔کچھ دن عیش سے گزرے لیکن جلد اس کو نوکری سے نکال دیا۔موٹے شیر نے سبب پوچھا تو وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

''مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔ایک روز میں چپڑاسی کو کھا گیا۔سب کو فوراً ہی اس کی کمی محسوس ہوئی۔کیونکہ وہ آفس میں سب سے زیادہ کام کرتا تھا''۔

خطرے کا نشان

ایک مرتبہ ریڈیو سے خبریں نشر کی جا رہی تھیں۔نیوز کاسٹر نے خبر سنائی۔
''دریائے چناب میں سیلابی ریلا،خطرے کے نشان سے دو فٹ آ گیا ہے''۔
تھوڑی ہی دیر بعد اس نے قدرے اطمینان سے کہا۔

''گھبرانے کی کوئی بات نہیں کیونکہ خطرے کا نشان پانی سے دو فٹ اوپر کر دیا گیا ہے''۔

شریف لڑکی

ایک اسکوٹر سوار پیدل لڑکی کا مسلسل پیچھا کر رہا تھا۔ ایک جگہ رک کر لڑکی نے اسکوٹر والے سے ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے کہا۔

''میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ میرا نام عمرانہ ہے۔ میرے والد کا نام احتشام خان ہے۔ ہمارا گھر گلبرگ میں ہے، ہمارا فون نمبر فلاں فلاں ہے۔ اگر اب بھی تم نے میرا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو میرے سے بُرا کوئی نہیں ہوگا''۔

اعلان

شاہد کیماڑی کی سیر کر رہا تھا کہ اس نے سمندر میں ایک شخص کو چلاتے ہوئے سنا۔

''بچاؤ، بچاؤ، مجھے تیرنا نہیں آتا۔ مجھے بچاؤ''

شاہد نے بے تحاشا ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے گولف کھیلنا نہیں آتا۔ مگر میں نے کبھی تمہاری طرح چیخ چیخ کر اعلان نہیں کیا''۔

دہلا

ایک لفٹ آپریٹر لوگوں کے بار بار وقت پوچھنے پر تنگ آچکا تھا۔

بالآخر اس نے ایک کلاک خرید کر لفٹ میں لگا دیا تاکہ لوگ خود ہی وقت دیکھ لیا کریں۔ اب لوگ اس سے وقت نہیں پوچھتے تھے بلکہ ہر شخص صرف ایک ہی سوال کرتا۔

''کیا یہ کلاک ٹھیک ہے؟''

بے چارگی

ایک صاحب مکان کے سلسلے میں بے حد پریشان تھے۔ بڑی جدوجہد کے باوجود ان کو مکان نہیں مل رہا تھا۔ انہیں بے حد غصہ آیا کہ ایسی زندگی سے موت ہی بہتر ہے۔ وہ صاحب غصے میں لال پیلے ہو گئے۔ خودکشی کا ارادہ کر کے ایک پہاڑ پر چڑھنے لگے تو ایک تربوز سے ان کو ٹھوکر لگی۔ ان صاحب نے ایک زوردار لات اس تربوز کے رسید کی جس کے نتیجے میں اس تربوز کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اس میں سے ایک جن برآمد ہوا اور بولا کیا حکم ہے میرے آقا؟ ان صاحب نے سوچا اب میرا کام ہو جائے گا۔ بولا:

جن بھائی! مجھے ایک کمرا کرائے پر چاہیے۔

جن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میرے آقا میرے پاس کمرا ہوتا پھر بھلا مجھے اس تربوز میں رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

نکما کون

ایک گودام کے مالک نے ایک نوجون کو کام کی بجائے ٹہلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔
تمہیں دن بھر کام کرنے کے کتنے ڈالر ملتے ہیں۔
تیس ڈالر جناب! نوجوان نے جواب دیا۔
یہ لو تیس ڈالر اور دفعان ہو جاؤ یہاں سے۔
گودام کے مالک نے پیسے دے کر چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے سپروائزر سے پوچھا۔ تم ایسے احمق لوگوں کو ملازمت کیوں دیتے ہو؟
مگر جناب وہ لڑکا تو یہاں پارسل دینے آیا تھا۔ وہ ہمارا ملازم نہیں تھا۔

گدھا

ایک سیاسی رہنما تقریر فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بند لفافہ ان کے سامنے آ کر گرا۔ جب انہوں نے وہ لفافہ کھولا اس میں بڑے بڑے الفاظ میں لکھا تھا "گدھا" یہ دیکھ کر وہ مسکرائے اور کہنے لگے۔ جن صاحب نے یہ لفافہ بھیجا ہے انہوں نے اپنا نام تو لکھ دیا مگر سوال نہیں پوچھا۔

وصیت!

ایک خرانٹ کنجوس جب مرنے لگا تو اس نے وصیت نامے میں لکھوا دیا کہ پانچ ہزار روپے میرے ان ملازمین کو دیئے جائیں جو عرصہ پانچ سال سے میری خدمت میں مامور ہیں۔ وکیل نے اس فیاضی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے بڑا نیک کام کیا ہے۔
کنجوس نے جوب دیا۔ میرا تو ایک بھی ملازم ایسا نہیں جو ایک سال سے زیادہ میرے پاس رہا ہو۔
البتہ اخباروں میں تو یہ بات اچھی لگے گی......

بندوق کیوں سنبھال رکھی ہے

ایک بڑے میاں بندوق لے کر اپنے خربوزوں کے کھیت پر پہرہ دے رہے تھے۔
ایک راہ گیر نے کہا۔ کیسے ہیں یہاں کے لوگ؟
بڑے میاں بولے۔ بڑے ایماندار ہیں کیا مجال جو خربوزوں کو ہاتھ بھی لگائیں۔
راہ گیر نے کہا۔ یہ بندوق آپ نے کیوں سنبھال رکھی ہے۔
بڑے میاں بولے۔ ان کو ایماندار رکھنے کیلئے۔

مطالبہ

ایک صاحب کوڈاک کے ذریعے ایک خط موصول ہوا جس میں تحریر تھا۔
''اگر تم نے تین دن کے اندر اندر پچیس ہزار روپے فلاں جگہ پر نہیں پہنچائے تو ہم تمہاری بیوی کو اغوا کرلیں گے۔
''اس شخص نے فوراً ہی جواب بھیجا'' مجھے افسوس ہے کہ میں تمہارا مطالبہ پورا نہیں کرسکتا مگر مجھے پورا یقین ہے کہ تم اپنا وعدہ پورا کروگے۔

محبت ہوتو ایسی ہو

ایک دفعہ صحافیوں نے قیدیوں کا حال معلوم کرنے کے لئے جیل کا سروے کیا۔ایک صحافی نے جیل کوٹھڑی میں بیٹھے ہوئے ایک قیدی سے سوال کیا۔'' آپ کس جرم میں سزا کاٹ رہے ہیں''۔
''بیوی کی محبت کے جرم میں''۔
صحافی انتہائی حیرانی سے بولا۔''بیوی سے محبت کے جرم میں؟ لیکن جیل انتظامیہ کے مطابق تو تم جعل سازی کے جرم میں قید میں ہو''۔
قیدی بولا۔''یہ بھی درست ہے دراصل میں جعلی نوٹ بنانے کا دھندہ کرتا تھا،ایک روز بیوی کی محبت میں اتنا ڈوب گیا کہ نوٹوں پر بیوی کی تصویر چھاپ دی اور اگلے ہی دن میں جیل میں تھا''۔

بوجھ

لفٹ میں ایک ساتھ بہت زیادہ لوگ سوار ہوگئے۔آپریٹر نے بٹن دبایا لیکن لفٹ اپنی جگہ سے نہ ہلی۔اس نے درخواست کی کہ کم ازکم ایک فرد لفٹ سے اتر جائے۔
ایک نہایت موٹی عورت نے ایثار کا مظاہرہ کیا اور لفٹ سے اتر گئی۔کئی دوسرے لوگ اب بھی لفٹ کے باہر انتظار میں کھڑے تھے۔آپریٹر نے بٹن دبایا تو لفٹ واقعی اوپر چلا گئی۔
موٹی خاتون دوسرے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے شرمندگی سے کہا''میرا وزن تو اتنا زیادہ نہیں کہ میری وجہ سے لفٹ رک جاتی۔دراصل بات یہ ہے کہ آج میرے ذہن پر زیادہ بوجھ ہے۔

شکوہ

پادری نے ایک عورت سے شکایت کی؟
'' کتنے افسوس کی بات ہے تمہارا شوہر میرے وعظ کے دوران اپنی جگہ سے اٹھ کر چرچ سے نکل گیا۔
عورت نے کہا''اپنا دل چھوٹا نہ کریں پادری صاحب،وہ اس لئے چرچ سے نکل گئے کیونکہ ان کو نیند میں چلنے کی عادت ہے''۔

ہرجانہ

کاروالے نے ایک راہ گیر کا پاؤں کچل ڈالا تھا اور وہ ایک لاکھ روپے ہرجانے کا مطالبہ کر رہا تھا۔

''خدا کا خوف کرو بھائی''۔ کاروالا بولا۔

''ایک پاؤں کچل ڈالنے کا ایک لاکھ روپے؟ میں کوئی کروڑ پتی نہیں ہوں۔

''اتنی رقم شاید نہ ہو۔'' راہ گیر نے اتفاق کیا۔ ''لیکن میں بھی کن کھجورا نہیں ہوں، میرے بھی صرف دو ہی پاؤں ہیں۔''

روتے ہیں چھم چھم نین......!

قبرستان میں ایک نوجوان ایک قبر پر اپنا سر رکھے رو رو کر بار بار کہہ رہا تھا، ''تمہیں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہیے تھا۔'' اس نوجوان کی بین، آہ و بکا اور رونے کا انداز اس قدر المناک تھا کہ سننے والوں کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

ایک صاحب نے کہا ''شاید اس کی محبوبہ مر گئی۔ اور یہ اس کی قبر ہے۔ دوسرے نے قیاس آرائی کی۔ ''مجھے لگتا ہے اس کی والدہ محترمہ کی قبر ہے۔ جن سے اس کو بے پناہ محبت ہوگی''۔ ایک اور صاحب کا خیال تھا کہ یہ اس کے بچے کی قبر ہے''۔

نوجوان حسب معمول فریاد کر رہا تھا۔

''تمہیں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہیے تھا''۔

آخر ایک صاحب نے ہمت کر کے اس شخص سے پوچھ ہی لیا۔ ''جناب! ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ کس کی قبر ہے، آپ کا ان سے کیا رشتہ تھا۔

وہ شخص سسکیاں بھرتے ہوئے بولا! ''یہ میری بیوی کے پہلے شوہر کی قبر ہے......!''

